University of Management and Technology

MUHAMMAD TAUFEEQ <taufeeq@umt.edu.pk>

Few more lines on Dr. Hasan Sb

PRO UMT <pro@umt.edu.pk> Fri, Dec 7, 2018 at 5:00 PM
To: MUHAMMAD TAUFEEQ <taufeeq@umt.edu.pk>

پروفیسر ڈاکٹر حسن صہیب مرادؒ (1959-2018) دور جدید کے عظیم ماہر تعلیم، سکالر،مفکر اور سماجی رہنما تھے جنہوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی دنیا میں بھی اپنے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ خاص طور پرپاکستان کے لیے ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپؒ کے والد گرامی خرم جاہ مرادؒ عالم اسلام کے بہت بڑے سکالراور مبلغ تھے۔ ڈاکٹر حسن صہیب مراد نہ صرف ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے بلکہ ایک ولی اللہ، عارف باللہ اور جدی پشتی اعلیٰ انسانی اقدار لے کر پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے بڑا انسان بن کر ثابت کیا کہ محنت صرف مال و دولت اکٹھی کرنے کے لیے نہیں کی جاتی بلکہ ایک اچھا انسان اور خدا کا پسندیدہ بندہ کرنے لیے بھی کافی محنت درکار ہوتی ہے۔مزید یہ کہ یہ دنیا دکھوکے کا سامان ہے اور اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ ڈاکٹر حسن نے ملک کے طول وعرض میں سکولزوکالجز کا جال بچھایا جن میں بڑی تعداد میں ملک کا مستقبل تیار ہورہا ہے۔ پھر یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی کے ذریعے سے ہائرایجوکیشن کے سیکٹر میں جدت پیدا کی اور ایسے ایسے کورسز متعارف کروائے جو کہ صرف امریکہ وبرطانیہ یا اس طرح کے ترقی یافتہ ممالک کی جامعات میں پڑھائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر حسن صہیب مراد نے ملک میں سائنس وٹیکنالوجی کی تعلیم کو بھی نئ جہتیں عطاکیں اور حصول علم اور ریسرچ میں ٹیکنالوجی کی افادیت اور اس کے مثبت استعمال کے حوالے سے یونیورسٹیز کے طلبہ واساتذہ میں آگاہی پیدا کی۔ان کی ایک اور بہت بڑی خدمت یہ ہے کہ انہوں نے حکومت پاکستان کے قائم کردہ ادارے نیشنل بزنس ایجوکیشن اکریڈیشن کونسل میں انقلابی اصلاحات کو متعارف کروایا اور ملک میں بزنس ایجوکیشن اور بزنس سکولز میں کوالٹی لانے کے لیے دن رات کام کیا اور اس میں کامیاب ہوئے۔ ان کا خیال تھا کہ ملک سے غربت اور بے روزگاری کا خاتمہ صرف ہائرایجوکیشن سے ہی ممکن ہے۔ انہوں نے یونیورسٹیز اور انڈسٹری کے مابین مضبوط روابط پر زور دیا اور اس حوالے سے ریسرچ سینٹرز بنائے، کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کروائے جہاں پر بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیز کے سی ای اوز کو مدعو کیا جاتا۔ ان کی کاوشوں سے ہر سال لاہور میں کیریئر فیئر کا انعقاد ہوتا جہاں بہت ساری کمپنیز اپنے سٹالز لگاتیں اوریونیورسٹی گریجوئیٹس کی ان کمپنیز میں ٹریننگ، انٹرنشپ اور پھر جابز کے حوالے سے انٹرویوز کروائے جاتے۔ یہی نہیں وہ یونیورسٹی کے طلبہ وطالبات کو انڈسٹری کے وزٹ کے لیے بھیجتے تا کہ ان کے اندر عملی زندگی کا مشاہدہ مزید تیزہو۔ ڈاکٹر حسن صہیب مراد کی خدمات اتنی بیشمار ہیں کہ ان کا ایک لیٹر کی صورت میں احاطہ کرنا ناممکن ہے۔اس کے لیے سیکنڑوں کتابیں چاہیئں جہاں پر ان کی کاوشوں پر کھل کرروشنی ڈالی جاسکے۔ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ مجھے نام کے بجائے میرے کام کی وجہ سے پہچانا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنی ذات کو کبھی بھی بڑھا چڑھا کرپیش نہیں کیا۔ درویش صفت اور انتہائی نفیس انسان تھے۔ ساری عمر سادگی میں گزار دی اور آخری دم تک ملک کے لیے کام کرتے رہے۔

ڈاکٹر مراد نے عملی زندگی کے ایسے ایسے شعبہ جات میں ڈگری پروگرامات شروع کیے جن کے بارے میں شاید ہی کسی نے سوچا ہو۔لیکن جب انہوں نے وہ پروگرامات شروع کیے تو باہر کی جامعات نے بھی ان کو پسند کی نگاہ سے دیکھا اور ان پروگرامز کو تسلیم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان ڈگری پروگرامز کو مکمل کرنے والے طالب علموں کو امریکہ وبرطانیہ کی یونیورسٹیز نے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا اور مزید ریسرچ کے لیے سکالرشپ دی۔ ڈاکٹر مراد دیکھنے میں بظاہر عام انسانوں کی طرح تھے لیکن ان کے اندر ایک ویژنری شخصیت پنہاں تھی۔وہ باکمال تعلیمی وسماجی رہنما او اعلیٰ پائے کےعالم اور مصلح تھے۔ان کی شخصیت ہمہ جہت شخصیت تھی جس بیک وقت محبت، جستجو، جہد مسلسل اور سارے جہاں کا دکھ درد پنہاں تھا ۔وہ غریبوں کے غمخوار اور خاص طور پر یتیم طلبہ وطالبات کے زبردست حامی اور سرپرست تھے۔ اگر ان کو کسی طرح پتہ لگ کہ فلاں بچے یا بچی کا والد فوت ہوگیا ہے یا معاشی کفالت کرنے والا کوئی نہیں رہا تو وہ فوراً احکامات جاری کردیتے کہ ان کی ساری فیس معاف کردی جائے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں ہزاروں طالب علموں پر کروڑوں روپے سکالرشپ کی مد میں خرچ کردئیے اور یہ بھی نہ سوچا کہ اس سے ادارے کے ریونیو میں کمی واقع ہوجائے گی۔ ان کا سب سے بڑا سرمایہ سٹوڈنٹس تھے، وہ نوجوان جنہوں نے آگے چل کر ملک کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ ڈاکٹر مراد ایک اوربڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ملک